المکرمۃ النبویۃ

فی

الفتاوی المصطفویۃ

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، امام الفقہا، مفتیٔ اعظم ہند

تصنیف: حضرت علامہ مصطفےٰ رضا قادری نوری علیہ الرحمہ

متوفی (۱۴۰۲ھ/1981ء)
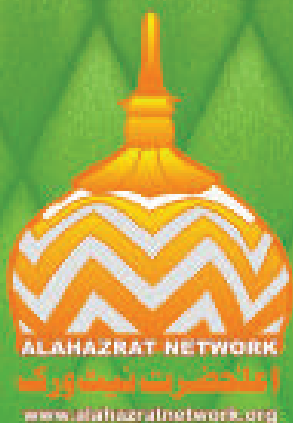
ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

پہونچ جاتی ہیں" اھ ــــ لیکن مفتی اعظم ہند نے ارشاد فرمایا۔

انجکشن گوشت میں لگوایا جائے خواہ رگ میں کسی بھی صورت میں اس کی دوائیں معدہ تک منفذ کے ذریعہ نہیں پہونچتی ہیں۔ بلکہ مسامات کے ذریعہ پہونچتی ہیں۔ اس لئے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ جیسے ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے میں اس کی تری مسامات کے ذریعہ بسا اوقات معدہ تک پہونچ جاتی ہے اور روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے۔ آنکھوں میں دوا ڈالنے، سرمہ لگانے سے اس کا ذائقہ حلق میں محسوس اور رنگت تھوک میں دکھائی دے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا" اھ عہ

اور جب پہلے پہل لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ سنی گئی آواز پر اقتدار کا مسئلہ درپیش ہوا تو بعض عالموں نے اسے حقیقۃً اور حکماً ہر طرح امام کی عین آواز سمجھ کر اقتدار کو جائز ٹھہرایا ــــ مگر حضرت مفتی اعظم ہند قبلہ قدس سرہ نے حقیقۃً اور حکماً ہر لحاظ سے لاؤڈاسپیکر کی آواز کو متکلم کی آواز کا غیر قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ــــ "لاؤڈاسپیکر کی آواز امام کی آواز نہیں۔ مماثل آواز امام ہے۔ اور نماز میں غیر کی اقتدا کرے یہ مفسد ہے" (التفصیل الانور ص۲۴)

اور ایک دوسرے فتوای میں تحریر فرماتے ہیں ــــ اعتبار متکلم کی اس آواز کا ہے جو اس کے دہن سے نکلی اور فضا کی ہوا متحرک کرتی ہوئی بے کسی اور قوت دافعہ کے کان تک پہنچی، اس کی وہی آواز جو کسی قاسر سے ٹکرا کر سکون پاگئی۔ اور اس قاسر کے ٹکر کی قوت سے جو متحرک ہو کر پلٹی اس آواز کا اعتبار نہیں ــــ جیسے گنبد سے ٹکرا کر جو آواز پلٹی ہے۔ یا کنویں کی پلٹی ہوئی آواز یا صحرا کی صدائے بازگشت نامعتبر ہے۔ آیت سجدہ پلٹی ہوئی آواز سے جسے مسموع ہو اس پر سجدہ اسی لئے واجب نہیں ہوتا کہ اب یہ تو پلٹی ہوئی آواز ہے۔ یہ اگرچہ دہن قاری سے نکلی ہوئی ہے مگر قاسر کے ٹکرانے سے یہ اس حیثیت کی نہ رہی۔ اب قاسر کی ٹکر کی قوت سے کان تک پہنچی ہے ــــ یہ نہیں ہے کہ بجلی کی قوت سے فضا کی ہوائے قاسر جہاں تک دفع ہوگئی ہے بے کسی اور قاسر سے ٹکراتے ہوئے بے اس قاسر کی قوت دفع کے شامل ہوئے محض بجلی کے اس فعل سے کان تک پہنچی ہے (التفصیل الانور ص۲۵)

اور جب چاند پر پہلا قدم رکھنے کے لئے روس و امریکہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی جدوجہد کر رہے تھے تو چاند کو خدائی درجہ دینے اور اس کی عبادت و بندگی کرنے والوں کے ساتھ ساتھ بعض مفتیان کرام بھی اسے روس و امریکہ کا جنون و بکواس کہہ رہے تھے ان کا استدلال یہ تھا کہ ــــ

عہ ماخوذ از پیغام رضا مفتی اعظم ہند نمبر ص۶۰ مضمون حضرت مفتی مطیع الرحمٰن مضطر

چاند آسمان کے اندر ہے اور آسمان تک کسی غیر مسلم کا پہونچنا محال شرعی ہے اس لئے روس یا امریکہ کے چاند پر پہونچنے میں کامیاب ہوجانے کا خیال اسلامی اصول کے خلاف ہے ــــ اور بیشتر علماء کرام گومگو کی کیفیت سے دوچار خاموش تھے لیکن مفتی اعظم نے فرمایا۔

جب چاند کی طرف نگاہ اٹھائی جاتی ہے تو وہ آسمان کے نیچے دکھائی دیتا ہے ــــ صحابی رسول رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر کے مطابق بھی سورج چاند اور ستارے سبھی زمین و آسمان کے درمیان مسخر ہیں جیسا کہ تفسیر مدارک میں ہے عن ابن عباس ان الشمس والقمر والنجوم کلها مسخرات بین السماء والارض ــــ الغرض مشاہدہ اور روایات دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ چاند آسمان کے نیچے ہے اور جب آسمان کے نیچے ہے تو چاند پر پہونچنے سے آسمان پر پہونچنا کہاں لازم آتا ہے، کہ چاند پر پہونچنا محال شرعی ہوجائے۔ ہمارے نزدیک انسان کا چاند تک پہونچنا ممکن ہے اور اور اگر کسی مشینی ذریعہ سے انسان چاند تک پہونچ جائے تو اس سے اسلام کا کوئی اصول مجروح نہیں ہوگا۔

اور اسی زمانہ میں جبکہ امریکہ والوں کے چاند پر جانے کا چرچا تھا ایک روز حضرت علامہ قاضی شمس الدین صاحب جونپوری اور حضرت علامہ سید غلام جیلانی صاحب میرٹھی علیہما الرحمۃ اور دوسرے علماء حضرت مفتی اعظم قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر تھے۔ چاند و سورج وغیرہ کی باتیں چل رہی تھیں۔ حضرت نے فرمایا زمین و آسمان دونوں ساکن ہیں۔ اور چاند و سورج چلتے ہیں۔

اس پر علامہ میرٹھی صاحب نے فرمایا کہ قرآن مجید میں ہے وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا یعنی سورج اپنے مستقر میں چل رہا ہے [۵] ــــ تجری سے معلوم ہوتا ہے کہ چلتا ہے۔ اور مستقرلها سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ ٹھہرا ہوا ہے ــــ تو چلتے رہنا اور ایک قرارگاہ میں ٹھہرا رہنا یہ دونوں باتیں کیسے صحیح ہوں گی۔

اس پر حضرت نے فوراً جواب دیا کہ ــــ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا گیا وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ [۶] ــــ تو کیا وہ زمین کے ایک حصہ پر ٹھہرے رہتے تھے؟ چلتے نہیں تھے اپنے مستقر میں رہنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی جائے رفتار سے ــــ اپنی منزل سے باہر نہیں ہوتا ــــ چلتا ہے مگر اپنے دائرۂ حرکت میں ــــ اس پر حضرت میرٹھی صاحب خاموش ہوگئے [۷]

مذکورہ بالا واقعات اس بات پر شاہد عدل ہیں کہ حضرت مفتی اعظم ہند قبلہ قدس سرہٗ بے شک تفقہ فی الدین کی فطرت پر پیدا کیے گئے تھے۔

[۳] ماخوذ از پیام رضا مفتی اعظم ہند نمبر [۴] مضمون از حضرت مفتی مطیع الرحمن صاحب مضطر۔ [۵] سورۂ یٰسین آیت نمبر ۳۸۔ [۶] سورۂ بقرہ آیت نمبر ۳۶۔ [۷] مفتی اعظم اور ان کے خلفاء ص ۱۳۰ بحوالہ مفتی اعظم ہند۔ تصنیف ڈاکٹر عبدالنعیم صاحب عزیزی